## سوال

(91)سوتیلی ماں کی حقیقی بہن سے شادی کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سوتیلی خالہ سے میری مراد سوتیلی ماں کی حقیقی بہن تھی دراصل ہمارے یہاں کچھ فاصلہ پر ایک گاؤں میں یہ واقعہ پیش آیا ہے کہ زید کی پہلے بیوی سے ایک لڑکا بکر تھا۔اس پہلی بیوی کا انتقال کے بعد زید نے دوسری شادی کی دوسری بیوی کی ایک حقیقی بہن تھی جس کا نکاح زید نے اپنے لڑکے بکر سے کردیا۔مولوی صاحب نے انہیں جواز کا فتویٰ دیا تھا؟۔

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

باپ کی منکوحہ یا موطوءَ کو سوتیلی ماں کہنا خالص عجمی اور غیر شرعی اصطلاح ہے قرآن وحدیث میں اس کو منکوحہ الاب کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے۔اور منکوحہ الاب کی بہن کو سوتیلی خالہ کہنا اور بھی غلط ہے۔سوتیلی خالہ شرعا عقلا عرفا ام یعنی :اپنی ماں کی سوتیلی بہن ہی ہوسکتی ہے۔

قرآن نے محرمات کے سلسلے میں جن عورتوں کو بیان کیا ہے ان میں دوسرا نمبر پر امہات کو رکھا ہے۔ام کی معنی والدہ ہے اور اس سے مراد وہ عورت ہے جو مرد کی اصل ہو اور مرد کی فرع اور جزو خواہ بلاواسطہ ہو جیسے :ماں یا بلواسطہ جیسے :دادی اور نانی مطلب یہ ہوا کہ وہ عورتیں جو تمہاری اصول ہیں اور جن کے تم جزو اور فروع ہو تم پر حرام ہیں

چھٹے نمبر پر حالات کو بیان کیا گیا ہے اور اس سے مراد ام کی بہن ہے خواہ وہ حقیقی ہو تو سگی خالہ یا اخیافی ہو تو اخیافی خالہ ہوگی یا سوتیلی ہو تو سوتیلی ہوگی۔

منکوحہ الاب سے نکاح کرنے (لا تنکحوا ما نکح اباکم (النساء) کی رو سے حرام ہے اور یہ امھاتکم کے اندر داخل نہیں ہے اس لئے کہ اس پر ام کا مفہوم صادق نہیں ہے باپ کی منکوحہ بیٹے کی اپنی اصل نہیں ہے بلاواسطہ اورنہ بواسطہ پس منکوحہ الاب کی بہن بھی خالاتکم میں داخل نہیں ہوگی کیوں کہ وہ مرد کی اپنی اصل (ماں دادی نانی) کی بہن نہیں ہے لہذا اس سے نکاح کرنا جائز ہوگا اور اس کو خالاتکم میں داخل سمجھ کر محرمات میں شمار کرنا بلاشبہ غلط ہوگا۔

قرآن نے تین قسم کی عورتوں کو حرام کیا ہے۔

1۔ نسبیة

2۔ صھریة

3۔ رضاعیہ

اور منکوحہ الاب کی بہن تو محرمات نسبیہ میں داخل ہے نہ صھریہ میں اور نہ رضاعیہ میں۔ غرض یہ کہ حرمت کے ان تینوں سببوں میں یہاں کوئی سبب متحقق نہیں ہے پس اس سے نکاح کے جواز میں شبہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے ﴿وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ﴾ (النساء: 24) کی رو سے بلاشبہ اس سے نکاح کرنا جائز ہوگا۔

اپنے باپ کی منکوحہ کی پہلے شوہر سے پیدا شدہ لڑکی جو اس یک فرع اور جزو ہے نکاح کرنا بلاشبہ جائز ہے تو اس کی بہن سے جو نہ تو اس کی فرع اور جز ہے اور نہ اصل ہے بلکہ اس کی اصل کی فرع ہے بدرجہ اولی نکاح کرنا جائز ہوگا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

### جلد نمبر 2۔کتاب النکاح

### صفحہ نمبر 211

### محدث فتویٰ